اللّٰہ تعالیٰ کی صفت رب کی پُر معارف تفسیر

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرے

اپنے رب کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے والے انعامات کے وارث ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 نومبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 نومبر 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے صفت رب کی پر معارف تفسیر بیان فرمائی اور احباب جماعت کو اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ ایم ٹی اے نے حسب سابق یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا رب کے معنی مفسرین اور اہل لغت نے یہ بیان کئے ہیں کہ پیدا کرنے سے لے کر کسی چیز کے درجۂ کمال تک پہنچانے کے جتنے بھی ادوار ہیں ان سب کو یہ لفظ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ یعنی کسی کو پیدا کر کے تدریجی طور پر کمال تک پہنچانے والی ہستی لسان العرب اور تاج العروس میں رب کے سات معنے لکھے ہیں۔ مالک۔ سید۔ مدبر۔ مربی۔ قیم۔ منعم اور متمم۔

رب کا لفظ حقیقی طور پر صرف اللہ پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ رب وہ ذات ہے جس کا اپنے مملوک پر مکمل قبضہ ہو۔ جس طرح چاہے اسے اپنے تصرف میں لائے۔ بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتی ہو ایک معنے اس کے مدبر کے ہیں یعنی کسی کام کا صحیح نتیجہ پیدا کرنے والا وہ قیم ہے یعنی کسی چیز کی نگرانی اور درستی کرنے والا۔ جو کام بناتا۔ سہارا دیتا اور صحیح راستہ پر قائم رکھتا ہے۔

المنعم وہ ذات جو بھلائی اور خیر و خوشحالی سے نوازے۔ متمم۔ ہر حاجت کو پورا کرنے والا اور ہر نقص دور کرنے والا، حضور انور نے فرمایا کہ ان سب معنوں کو جمع کر لیا جائے تو رب سے مراد وہ ہستی ہے جو سب سے اعلیٰ۔ افضل اور معزز ہو۔ جس کی اطاعت لازم اور اس سے غلطی کا امکان نہ ہو۔ ہر کام کا نتیجہ اس کے علم میں ہو۔ جو اپنی مخلوق کے کام بنائے۔ سہارا دے اور راستہ دکھائے اور حاجتیں پوری کرے۔ جو کسی کا محتاج نہیں اور مالک کل ہے قرآن کریم میں یہ لفظ سینکڑوں بار استعمال ہوا ہے۔ فاتحہ سے لے کر الناس تک مختلف مقامات پر اللہ نے ربوبیت کا حوالہ دے کر احکامات دیئے ہیں یا دعائیں سکھائی ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ رب وہ ذات ہے جو تمام جہان کا خالق۔ نقائص سے پاک۔ تمام خوبیاں اس میں جمع ہوں اور جو ہر چیز کی کنہ اور حقیقت سے واقف ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرنے کے ساتھ ساتھ سستیوں کو دور کرے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک تکالیف کا تعلق ہے قرآن کریم میں ان کا ذکر ہے مثلاً سورۃ الکہف میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے رب کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں۔ ظلم سہے لیکن ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہے اور اس کے انعامات کے وارث بنے۔

حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ہم جو مسیح موعود کے ماننے والے ہیں ہمارا اپنے رب سے تعلق مضبوط ہونا چاہئے۔ جو تکالیف اصحاب الکہف پر آئیں ان کا کچھ حصہ بھی ہم پر نہیں آیا۔ ہماری مشکلات کا ان سے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیں اپنے رب کی پہچان کرتے ہوئے اس کی طرف ہمیشہ جھکے رہنا چاہئے۔ ہمیں خیال رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جس پر دین مکمل ہو چکا۔ ہمیں اپنے رب کا فہم و ادراک دوسروں سے بہت زیادہ ہے جو لوگ خدا کو بھول چکے ہیں۔ اس سے دور جا رہے ہیں۔ خدا کے منکر ہیں۔ ہمارا کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ خدا کو پہچانو۔ جو رب العالمین ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اپنے انبیاء کی تعلیمات پر غور کرو اور خاتم الانبیاء پر ایمان لاؤ۔ اس کے بغیر تمہاری زندگی میں سکون نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو مستجمع جمیع صفات کاملہ اور تمام نقائص سے منزہ ہے اور اس کی کُل مخلوق اس کے فیض ربوبیت سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ ہر آن ہر احمدی کو رب العالمین کے عرفان میں بڑھاتا چلا جائے اور دوسروں کو بھی اس خدا کی پہچان کرنے والا بنائے تا کہ تمام دنیا ایک خدا کی عبادت کرنے والی اور اس کی شکر گزار ہو جائے۔ جو ہم سب کا رب اور رب العالمین ہے۔